خلاصۂ اصول فقہ

مولانا ملک محمد نعمت اللہ مرحوم

ناظم عدالت دیوانی۔ ضلع نالگنڈہ، دکن، ہند

سنہ ۱۳۲۵ھ۔ ۱۹۰۷ء

مع تجدید و باہتمام

مفتی محمد کاشف الانصاری الرضوی

احیاء اکیڈمی، بنگلور، ہند

دیـــــبـــــاچـــــہ

اصول فقہ ایک ایسا فن ہے،جس پر ان اصحاب کے لئے جو عربی سے مانوس نہ ہوں،حاوی ہونا متعزر ہے۔یہی وجہ ہے کہ وہ کتابین یا انکے ترجمہ جن کو صرف عربی داں اشخاص بخوبی سمجھ سکتے ہیں،ان کے لئے کارآمد ہی نہیں ہوتے،بلکی ایسے مبتدیوں کے لئے وہی مضمون کارآمد مفید ہوتا ہے جو مختصر سلیس اور بوجہ طوالت موجب ملال نہ ہو۔ان وجوہات کوملحوظ رکھ کر،میں نے ایک خلاصہ اصول فقہ کا کتب مندرجہ حاشیہ سے ماخوذ کیا ہے۔

۱)نورالانوار۔عربی
۲)اصول الشاشی۔عربی
۳)اصول فقہ نسخۂ قلمی قدیم۔عربی
۴)نورالانوار۔اردو
۵)ازالۃ الغواشی ترجمہ اصول شاشی۔اردو

میں یہ نہیں کہتا کی یہ فن اصول فقہ کا ایک جامع اور مکمل رسالہ ہے،لیکن اس قدر امید ضرور ہے کہ اس سے مبتدیوں کو منِ وجہٍ اصول فقہ کے مصطلحات اور مسائل پر حاوی ہونے کا موقع ملے گا اور ایک مبتدی کی حیثیت سے اجمالی طور پر علم اصول فقہ سے واقفیت ضرور پیدا ہوجائے گی۔اگر ناظرین کو اس خلاصہ کے مطالعہ سے کچھ بھی سہولت ہو تو میں اسے اپنی اشاعت کا ثمرہ خیال کروں گا۔

فقط خاکسار ملک محمد نعمت اللہ
ناظم عدالت دیوانی،ضلع نالگنڈہ۔

ماہ آذر ۱۳۲۵ف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمہید

اصول: جمع ہے اصل کی۔

اصل: وہ شئ کہ اس پر دوسری شئ اس طرح بنائی جائے کہ دونوں محسوس یا معقول ہو سکیں مثلاً پایہ اور دیوار۔

علم فقہ: جس سے عملی مسائل شرع معلوم ہوں۔

علم اصول فقہ: جس مین ثابت کی جاتی ہے کیفیت استنباط احکام سے، بحسبِ ادلۂ شرعیہ۔

موضوع اصول: شرع ادلہ اور احکام ہیں۔

غرض: استنباط احکام شرعیہ کا ادلہ سے۔

اصول شرع چار ہیں۔

(۱) کتاب (۲) سنت محمد یہ صلے اللہ علیہ وسلم

(۳) اجماع امت محمد یہ صلے اللہ علیہ وسلم (۴) قیاس

یقینی: اصول ثلٰثہ اولیہ

ظنی: اصل چہارم

کتاب: قرآن شریف

امر مستدل

۱) وحی

- متلو (قرآن) - غیر متلو (حدیث)

۲) غیر وحی

- اجماع - قیاس

سنت : رسول کریم کے افعال واقوال

اجماع لغوی: اتفاق

اجماع اصطلاحی : ہر عصر مجتہدین صالحین امت محمدیہ صلے اللہ علیہ وسلم کا اتفاق۔

فصل

تجدید ادلہ یعنی تعریفات دلائل وغیرہ

نوٹ: بنظر ضرورت وواقفیت یہ فصل پہلے درج کی گئی۔

فقہ: وہ علم جو پہنچاتا اور واقف کراتا ہے ایسے خفی معنیٰ پر جس سے حکم کا تعلق ہوتا ہے۔

حکمۃ: معرفت اشیاء موجودہ۔

علم: معرفت اشیائ۔

جہل: اعتقاد کسی شئے پر جو نفس الامر کے خلاف ہو۔

دلیل، استدلال، دلالۃ: پہونچانے والا مطلوب کا اور فرق ڈالنے والا مقصود کے واسطے۔

مدلول: وہ شئے جس پہ دلیل واقع ہے۔

دلیل: کبھی علت ہوتی ہے، جیسے آگ کے پہنچنے سے جلن معلوم ہونا۔ پس چھونا آگ کا علت ہے جلن کے واسطے۔

کبھی معلول ہوتی ہے، مثلاً جلن سے یہ سمجھنا کہ یہ آگ ہے، جو جلانے والی ہے۔ پس جلن علت ہوگی چھونے کے واسطے

اور کبھی دلیل مرکب ہوتی ہے۔ مثلاً سب عقلی دلائل ہونگے۔ سب نقلی دلائل ہونگے، یا بعض عقلی بعض نقلی ہونگے۔

برھان: نظیر حجت۔

بیینہ: بیان جو حق و باطل مین فصل پیدا کرے۔

جدل: خصم کے کلام توڑنے کا قصد۔

الحق: جو دلیل سے ثابت ہو۔

صواب: جو مقصود کو پہنچاتی ہے، احکام شرع کے۔

الخطأ: نقیض صواب یعنی مقصود کو نہ پہنچائے۔

المحال: ممتنع الوجود

مستحیل: خارج از حد تصور

الممکن: جس کا وجود خارج میں محال نہ ہو۔

النادر: جو غالباً ممتنع الوجود ہو۔

الصحیح: معملات وعبادات میں، جس کے ارکان وشرائط سب جمع ہوں۔ حیوانات میں۔ اعتدال طبیت۔

الفاسد: موجودات میں، جو متغیر ہو اپنے حال سے۔ شرع میں جو مشروع ہو فی نفسہ مگر معنیٰ فوت ہو جائیں کسی وجہ سے۔

باطل: مقابل حق

موقوف: جس کا حکم اس وقت معلوم نہ ہو۔

الحسن: وہ چیز جس کی طرف طبیعت مائل ہو۔

القبیح: ضد حسن

عدل: افعال حسنہ

جوز: میلان حق سے طرف باطل کے۔

الثواب: افعال حسنہ پر اثر مرتبہ

العقاب: اثر مرتبہ گناہ پر۔

العذاب: حصول الم

البدعۃ: مخالف سنت کسی فعل کا پیدا کرنا

الضلال: چھوڑنا طریقۂ مستقیمہ کا۔

الکفر: ستر حق

الجحد: انکار باللسان۔

ظلم وتعدی: وضع کرنا کسی چیز کا غیر موضوع میں۔

فسق: تجاوز از حدود شرع۔

نفاق: اقرار باللسان، خلاف حالت قلب

الافترائ: جھوٹ

العدوان: تجاوز حق سے باطل کی طرف۔

الخسران: نقصان و ہلاکت۔

افک: جھوٹ

فجور: میلان حق سے باطل کی طرف

عبادت: اپنے آپ کو ذلیل و عاجز کرنا۔

طاعت: فرماں برداری

عزیمت: حکم شرع

رخصت: حکم جس کی بناء اعزار عباد پر ہوں۔

الفرض: اندازہ کرنا۔توڑنا و بیان کرنا۔

الواجب: سقوط ولزوم

سنت: طریقۂ مسلوکہ

نفل: زیادتی

اصر: اعمال شاقہ

اغلال: مواثیق

مستحب: جو چیز لائی گئی ہے طرف اس کے از راہ پسندیدہ۔

مباح وجائز: جس میں فعل و ترک فعل دونوں مساوی ہوں۔

حلال: جس میں کسی قسم کی قید نہ ہواور موافق شرع ہو۔

حرام، حطر، حجر: منع کرنا

مکروہ: ضد محبوب

مامور: جس پر عمل واجب ہو۔

منھی: جو ممنوع العمل ہو۔

شرع: بیان کرنا اور اظہار کرنا

حکم: اثر مرتبہ کسی شئے پر۔

احکام شرع: وہ آثار جو شرع سے ثابت ہیں جواز فساد وحلت وحرمت وجوب وفرض وغیرہ۔

حکم الدنیا: جواز وفساد سے عبارت ہے۔

حکم العقبیٰ: ثواب وعقاب سے عبارت ہے۔

مناقضہ: ایک قول کو دوسرے قول کے ساتھ باطل کرنا۔

معارضہ: مقابلہ بطور ممانعت ومدافعت

ترجیح: ایک کو دوسرے پر فضیلت دینا۔

اصل: جس پہ دوسری چیز مبنی ہو۔

فرع: جو دوسری چیز پر مبنی ہو۔

طرد: جاری کرنا حکم کا علت کے ساتھ

عکس: حکم کا معدوم ہونا، علت کے نہ ہونے کی وجہ سے۔

اجماع: ظہور قول اہل حل وعقد یعنی اتفاق کرنا اہل اجتہاد کا کسی امر پر۔

الخلاف: اہل اجتہاد کا کسی امر میں متفرق ہو جانا۔

مثل، شبہ، نظیر: ایک جو دوسرے کے مقام پہ قائم ہو۔

عقد: جو قول مستوجب الحکم ہو۔

ضد: وہ جو دوسرے کے منافی ہو۔

نکتہ: معانی مئوثرہ۔

سمع: جس کے بیان کی ترتیب وحی پر ہو۔

توقیف: ثابت بالسمع مستغنی عن الاستنباط۔

موجود: جو ثابت فی نفسہ ہو۔

قدیم: جس کو زوال نہ ہو اور جس کے وجود کی ابتداء نہ ہو۔

محدث: جو نہ تھا پھر ہو گیا ہو۔

عدم: ضد وجود

جوہر: اصل شئے اور اس کا مادہ۔

عرض: جو عارض ہوتا ہے جوہر میں یعنی جو قائم بالغیر ہو۔

جسم: جس کے واسطے ترکیب و تالیف ہو۔

قدرت: وصف ذاتی ہے، جس کی وجہ سے صحیح ہوتا ہے، فاعل کے فعل کا صادر ہونا۔

عجز: وصف ذاتی ہے کہ مشکل ہوتا ہے بسبب اس کے فاعل کے فعل کا صادر ہونا۔

نعمۃ: منفعت حسنہ

منفعۃ: اٹھانا لذت کا۔

نعت: زینت کی وہ چیز جو ممتنع الزوال ہو جیسے۔ آنکھ، ناک

صفۃ: شئے عارضہ قابل الزوال ہو۔ مثلاً رنگ د بو

الاسم: جو شئے اشارہ کرے مسمیٰ کی طرف یعنی دال ہو مسمیٰ پر۔

صورۃ، مبنہ، بدن: جس کی حد و نہایت ہو اور ترکیب ہو۔

نفس، شئے، ذات: جو علم کی وجہ سے موجود ہو۔

حس: آلہ واسطے ادراک کے بہ اعتبار تبعیت

طبع: جو درد و تلذذ پیدا کرے۔

اشارہ: تعین شئے کا اجناس سے۔

الفعل: کوشش کرنا اور قوت کرنا کسی شئے کے صادر ہونے میں۔

ازل: زمانہ کی ابتداء

ابد: زمانہ کی انتہاء

بقائ: وجود شئے کا ہمیشہ رہنا۔

فنائ: شئے کا معدوم ہونا۔

کل: نام ایک جملہ کا ہے جو مرکب ہو اجزاء محصورہ سے۔

بعض: نام ایک چیز کا ہے جو مرکب ہو اس سے اور غیر سے کل۔

تصور: ایک ادراک ہے جس پہ نفی و اثبات کا حکم نہیں ہو سکتا۔

شک: مساوی الفریقین درمیان عقل و جہل کے کہ یکسوئی کسی طرف نہ ہو۔

ظن: شک کے کسے طرف کو ترجیح دینا۔

کتاب اللہ

فصل خاص و عام

خاص: جولفظ خاص معنیٰ یا خاص مسمیٰ کے لئے وضع ہو۔

مثال۔

فرد خاص	۔	زید
نوع خاص	۔	انسان
جنس خاص	۔	حیوان

عام: جو اپنے افراد میں پایا جائے۔

اقسام عام:

(a) عام مخصوص منہ البعض یعنی کسی فرد کی تخصیص کی جائے۔ مثلاً خدا تعالیٰ نے بیع کو حلال کیا اور سود کو حرام۔ بیع عام ہے اور سود اس میں سے خاص کرلیا گیا ہے۔

(b) عام غیر مخصوص منہ البعض۔ یعنی کسی فرد کی تخصیص نہ کی گئی ہو۔ بلکہ تمام افراد میں پایا جائے۔

فصل مطلق و مقید

مطلق: جولفظ ذات پر دلالت کرے، صفات سے متعلق نہ ہو۔

مقید: جولفظ ذات پر مع صفت دلالت کرے۔

فصل مشترک و مئوول

مشترک: جولفظ دو مختلف معنیٰ یا دو سے زیادہ معنیٰ کے واسطے وضع ہو۔

مثلاً مشتری۔ خریدار و نام ستارہ

مفسر: مشترک کے بعض معنیٰ کو متکلم ہی ترجیح دے۔

مثلاً مختلف سکے مروج ہوں، وہاں کوئی کہے کہ دس روپیہ سکہ عثمانیہ۔

مئوول: مشترک کے بعض معنیٰ کو متکلم کے سواء اور کوئی ترجیح دے، یعنی قیاس یا حدیث سے ترجیح ہو۔ مثلاً کسی مقام پر مختلف سکے مروج ہوں اور ان میں سکہ عثمانیہ کا زیادہ رواج ہو، اور وہاں کسی نے کہا دس روپہ تو سکہ عثمانیہ قیاس کریں گے۔

فصل حقیقت و مجاز

حقیقت: جو لفظ اپنے اصلی معنیٰ میں مستعمل ہو۔

مجاز: جو لفظ اپنے معنیٰ کے سواء دوسرے معنیٰ میں بھی استعمال ہو۔

اقسام۔ حقیقت تین ہیں: (۱) متعذرہ (۲) مہجورہ (۳) مستعملہ۔

متعذرہ: جس میں بلا مشقت عمل نہ ہو سکے۔ مثلاً کسی نے قسم کھائی کہ اس درخت سے نہ کھاؤں گا۔ درخت کھانا متعذر ہے لہٰذہ درخت کا پھل مراد لیں گے۔

مہجورہ: جس پر بہ آسانی عمل ہو سکتا ہے، لیکن لوگوں نے اسے چھوڑ دیا ہے۔ مثلاً کسی نے قسم کھائی کہ فلاں گھر میں قدم نہیں رکھوں گا۔ یہاں قدم رکھنے کے حقیقی معنیٰ مہجور ہیں یعنی قدم رکھنے سے مراد داخل ہونا ہے۔ عموماً مجاز اسی کو کہتے ہیں۔

مستعملہ: جو متعذرہ، مہجورہ کے سواء ہو۔

فصل طریق استعارہ

استعارہ: کسی لفظ کو اس کے مجازی معنیٰ میں استعمال کرنا اس طرح پر کہ حقیقی اور مجازی معنیٰ میں مناسبت ہو۔

طریق استعمال: دو ہیں۔

اول: مابین علتہ اور حکم کے اتصال ہو۔ مثلاً کسی نے کہا کہ میں موٹر خریدوں گا۔ اور تم کو سیر کراؤں گا، تو خریداری سے ملکیت مجازاً مراد ہوگی۔ اس میں خریداری علتہ ہے، ملکیت حکم ہے۔

دوم۔ مابین سبب محض اور حکم کے اتصال ہو۔ مثلاً کسی نے اپنی عورت سے کہا کہ تجھ کو میں نے آزاد کیا اور اس سے طلاق مراد لی، تو صحیح ہے۔ کیونکہ آزاد کر دینے سے ملک رقبہ

زائل ہوگئی، جس کی وجہ سے ملک بضع زائل ہوگئی، تو آزاد کرنا طلاق کے لئے سبب محض ہوا۔

فرق مابین علته و سبب

علتہ: واجب کرتی ہے حکم کو بلا واسطہ کسی شئے کے۔

سبب: بواسطہ حکم کو ثابت کرتا ہے۔

فصل صریح و کنایه

صریح: وہ لفظ جس کا معنیٰ و مطلب ظاہر ہو، اس میں نیت کی شرط نہیں۔

کنایہ: جس کے معنیٰ پوشیدہ ہوں اور بغیر دلیل وقرینہ کے معلوم نہ ہوں۔ اس میں نیت شرط ہے۔

فصل متقابلات

ظاہر	مقابل	خفی
نص	مقابل	مشکل
مفسر	مقابل	مجمل
محکم	مقابل	متشابہ

ظاہر: وہ کلام کہ سننے والے کو بے تامل مطلب معلوم ہو جائے۔

نص: جس کے واسطے وہ کلام لایا گیا ہو۔

مفسر: وہ کلام کی جس کی تصریح خود متکلم کردے۔ مثلاً فلاں بابت کے اتنے روپیہ میرے ذمہ فلاں شخص کے ہیں (فلان بابت) مفسر ہے۔

محکم: وہ کلام جو قوت میں مفسر سے زیادہ ہو۔ مثلاً خدا تعالیٰ ہر شئے کا جاننے والا ہے۔ یہ کلام محکم ہے۔

فصل

وہ مواقع جہاں الفاظ کے حقیقی معنیٰ چھوڑے جاتے ہیں۔

ایسے مواقع پانچ ہیں:

اول: عرف عام۔مثلاً کسی نے قسم کھائی کہ انڈے نہ کھاؤں گا، اس سے مراد مرغی یا بطخ کے انڈے ہوں گے۔ چڑیا یا کبوتر کے انڈے نہیں ہوں گے۔

دوم: خود کلام ہی کے بعض الفاظ سے بعض افراد خارج ہوں۔

سوم: سیاق کلام مثلاً باورچی کی ضرورت تھی، وکیل نے اندھا نوکر لا کر دیا، تو جائز نہ ہوگا۔

چہارم: خود متکلم کا کلام حقیقی معنیٰ کے چھوڑنے پر دلالت کرے۔مثلاً راہ چلتے مسافر کا کسی کو کہنا کہ میں ٹھہرتا ہوں، گوشت لاؤ تو بھنا ہوا یا پکا ہوا کھریدنا ہوگا۔

پنجم: مجمل کلام۔مثلاً ایک شخص کا کہنا کہ میں باپ سے بڑا ہوں، یعنی دولت میں یا قد وغیرہ میں۔

فصل متعلقات نصوص

متعلقات نصوص چار ہیں:

(۱) عبارۃ النص: جس کے واسطے کلام اور عبارت قصداً لائی گئی ہو۔

(۲) اشارۃ النص: جو نص کے الفاظ سے مفہوم ہو۔

(۳) دلالۃ النص: یعنی بلحاظ زبان کلام، حکم کی وجہ کلام سے معلوم ہو جائے۔مثلاً قول تعالیٰ، والدین کو اف نہ کہو، مطلب یہ کہ تکلیف نہ دو۔

(۴) اقتضاء النص: جس میں زیادتی علی النص ہو۔مثلاً کسی موکل کا یہ کہنا کہ فلاں پر دعویٰ کرو۔وکیل نے اسٹامپ وخرچہ داخل کیا تو یہ صحیح ہے۔کیونکہ اسٹامپ نہ لیا جاتا اور خرچہ داخل نہ ہوتا، تو مطلب فوت ہو جاتا۔اس اقتضاء سے جو چیز ثابت ہوگی، وہ بقدر ضرورت ہوگی۔

فصل امر

امر: دوسرے سے کہنا کہ یہ کام کر۔ شرعاً دوسرے پر کسی فعل کا لازم کرنا۔

وجوب: وجوب کے لئے صرف صیغہ امر ہونا چاہئے۔ یعنی امر پر وجوب ثابت ہوگا، بجز اس کے کہ کوئی دلیل اس کے خلاف پائی جائے۔

فصل

کسی کام کا امر اس کی تکرار کو نہیں چاہتا۔ مثلاً کسی نے کہا کہ میرے گھر پر آؤ، اس سے لازم نہیں ہے کہ ہمیشہ گھر پر آیا کرے۔

فصل مامور به

اس کے دو قسم ہیں۔

(۱) مطلق بین الوقت۔ یعنی وقت مقرر نہ ہو

(۲) مقید بالوقت۔ یعنی وقت مقرر ہو۔

اقسام مقید بالوقت دو ہیں:

(۱) جس میں وقت فعل کا ظرف ہو

مثلاً ایک خاص مقدمہ میں یہ حکم دیا گیا کہ ۲ سے ۴ تک سماعت ہوگی، تو اس کے معنی ہوئے 2:15, 2:30, 3:00 سے 4:00 کسی نہ کسی وقت سماعت ہوگی۔

(۲) وقت اس کا معیار ہو: مثلاً کچہری کا وقت کہ دوسرا فعل اس وقت جائز نہ ہوگا۔

فصل

کسی شئے کے کرنے کا حکم دینا، اس شئے کے حسن ہونے پر دلالت کرتا ہے، جب کہ حکم دینے والا حکیم ہو۔

اس کی دو قسم ہیں:

(۱) حسن بنفسہ۔ مثلاً سچ بولنا، عدل کرنا

(۲) حسن لغیر ہ: مثلاً نماز کے لئے وضوئ، یا پیشی کے لئے موٹر یا ریل پر سوار ہونا۔

فصل

امر کے اعتبار سے واجب کی دو قسم ہیں۔

(A) اداء میں واجب کو اس کے مستحق کو اداء کرنا۔ اس کی دو قسم ہیں:

(۱) **کامل:** جیسے مبیع کو ٹھیک حالت میں مشتری کے سپرد کرنا۔

(۲) **قاصر:** اصل واجب کو نقصان کے ساتھ سپرد کرنا

(B) قضاء مثل واجب کو مستحق کو اداء کرنا۔ اس کے دو اقسام ہیں:

(۱) **کامل:** جو صورتاً و معناً مثل واجب ہو۔ مثلاً سفید گیہوں کسی کے تلف کئے تو، اسی قسم کے گیہوں اداء کرنا ہوگا۔

(۲) **قاصر:** جو صورتاً واجب کے مماثل نہ ہو لیکن معناً مماثل ہو۔ مثلاً کسی کی بکری تلف کردی، تو قیمت اداء کرنی ہوگی۔

فصل نہی کے بیان میں

نہی دو قسم ہے:

(۱) نہی افعال حسیہ سے، مثلاً زنا و شراب

(۲) نہی تصرفات شرعیہ سے۔ مثلاً ایک روپیہ کو دو روپیہ کے عوض فروخت کرنے کی ممانعت۔

فصل نصوص سے مراد کے طریقہ معلوم کرنا

اس کے دو اقسام ہیں۔

(۱) جب ایک لفظ کے معنیٰ حقیقی و مجازی دونوں ہوں، تو حقیقی معنیٰ لینا اولیٰ ہے۔

(۲) دو محملوں میں جب ایک محمل ایسا ہے کہ اس میں تقسیم لازم آتی ہے، تو وہ محمل اختیار کرنا بہتر ہوگا جس میں تخصیص نہ ہو۔

فصل حروف معنی

واو (اور) واسطے جمع مطلق کے آتا ہے، اس میں ترتیب کا کچھ لحاظ نہیں۔ مثلاً زید و عمرو آئے تو اس سے یہ مراد نہیں کہ زید پہلے آیا اور عمرو بعد میں۔

فا (پس) واسطے تعقیب کے آتا ہے یعنی تقدیم وتاخیر پائی جاتی ہے، اور کبھی واسطے علت کے آتا ہے۔

ثم (پھر) واسطے مہلت کے آتا ہے۔

بل (بلکہ) غلط بات کے تدارک کے واسطے آتا ہے۔

لکن (لیکن) استدراک کے واسطے آتا ہے۔

او (یا) دو میں سے ایک مراد لینے کے واسطے آتا ہے۔

حتیٰ (تک) انتہاء غایت کے واسطے آتا ہے۔ بعض وقت ابتداء کا اور بعض وقت اسقات کا معنی دیتا ہے۔

علیٰ (پر) الزام کے واسطے آتا ہے۔ اس کے لغوی معنیٰ تفوق اور تعلّی کے ہیں۔

فی (میں، اندر) ظرف کے واسطے آتا ہے۔ اس کا استعمال زمان، مکان، فعل، تینوں میں آتا ہے۔

با (ساتھ) اتصال کے معنیٰ میں آتا ہے

فصل نص کے وجوہ اور طریقے

اقسام بیان سات ہیں:

(۱) بیان تقریر (۲) بیان تفسیر (۳) بیان تغیر

(۴) بیان ضرورت (۵) بیان حال (۶) بیان عطف

(۷) بیان تبدیل

(۱) بیان تقریر: وہ بیان جس کے لفظ کے معنیٰ ظاہر ہوں، لیکن کسی دوسرے معنیٰ کا بھی احتمال ہو، مگر متکلم دوسرے لفظ سے واضح کردے۔ مثلاً میرے پاس زید کے ایک ہزار روپیہ امانت ہیں، لفظ امانت سے دوسرے کسی معنیٰ کا احتمال نہ رہا۔

(۲) بیان تفسیر: وہ بیان جو لفظ مبہم کا مطلب اداء کرے۔ مثلاً میرے ذمہ واجب

الا داء ہیں دس روپیہ اور کچھ، اس کے بعد متکلم نے کچھ کی تفسیر کردی کہ پانچ آنہ۔

(۳) **بیان تغیر:** وہ بیان جو کلام کے معنیٰ بدل دے۔ جیسے استثناء کی صورت میں۔ مثلاً کھانے کو کھانے کے ساتھ نہ بیچو، مگر برابر برابر۔ مگر کے ماقبل کے معنیٰ مگر کے ساتھ دوسرا جملہ بولنے سے بدل گئے۔

اور جیسے شرط کی صورت میں، مثلاً زید نے کہا کہ اگر وہ اس عورت سے نکاح کرے گا تو مطلقہ ہوجائے گی۔ جملہ۔۔ سے شرط کے معنیٰ بدل گئے۔

اور جیسے صفت موصوف کی صورت میں۔ مثلاً مومنہ باندی سے نکاح کرو، صفت کے ذکر کرنے سے معنیٰ بدل گئے۔

(۴) **بیان ضرورت:** وہ بیان جو بوجہ ضرورت اقتضاء کلام حاصل ہو، مثلاً فرائض کیں ماں کا حصہ قران میں ثلث بیان ہوا، باپ کے حصہ کی صراحت نہیں، مگر اقتضاء کلام یہ ہے کہ ماں کے حصہ کے بعد جو باقی رہے وہ باپ کو ملے گا۔

(۵) **بیان حال:** جو معترض علیہ نہ ہو، مثلاً بیع میں شفیع کا سکوت۔

(٦) **بیان عطف:** موطوف علیہ مجمل ہو اور معطوف اس کا بیان ہو۔ مثلاً میرے ذمہ زید کے ایک سو اور ایک روپہ ہیں۔

(۷) **بیان تبدیل:** یہ نسخ ہے اور شارع کے لئے ہی ہوسکتا ہے۔ مثلاً طلاق اروا قرار سے رجوع جائز نہیں کیونکہ یہ حکم میں نسخ کے ہیں۔

بحث ثانی

سنت رسول صلے اللہ علیہ وسلم

حدیث بمنزلۂ کتاب اللہ ہے۔

اقسام حدیث مسند تین ہیں۔(۱) متواتر (۲) مشہور (۳) آحاد

متواتر: بلا شبہ جس کو ایسے راویوں کی جماعت نقل کرتی آئی ہو، جس کا جھوٹ پر اتفاق کرنا ناممکن ہو۔

مشہور: جس کا سلسلہ اسناد عصر اول میں حدیث آحاد کے مانند ہو پھر عصر ثانی (تابعین) یا عصر ثالث (تبع التابعین) میں شہرت پائی ہو اور علماء امت نے اس کو متواتر کی طرح قبول کیا ہو۔ اس میں ایک قسم کا شبہ ہوتا ہے۔

آحاد: جس کو ایک راوی دوسرے ایک راوی سے نقل کرے، ایک راوی یا جماعت راویوں کی، ایک راوی سے روایت کرے۔ اس میں شبہ و احتمال ہوتا ہے۔

اقسام راوی

دو ہیں۔ اول جو معروف ہو اجتہاد اور علم میں، جیسے خلفاء اربعہ غیرہ۔

دوم جو حافظہ کے اچھے اور آدل ہونے میں مشہور ہوں۔ مگر فتویٰ دینے کا درجہ نہ رکھتے ہوں۔ مثلاً ابو ہریرہ وغیرہ۔

رواۃ کی دوسری قسم: بقول حضرت علی مرتضیٰ تین ہیں:

(۱) مومن مخلص: جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں رہا اور کلام پاک کو سمجھا

(۲) اعرابی: جو کلام کو تو سنا لیکن حقیقت کو نہ سمجھا۔

(۳) منافق: جو افتراء باندھا۔

فصل

خبر واحد چار موقعوں پر دلیل کے واسطے پیش ہو سکتی ہے۔

(۱) خالص حق اللہ میں جہاں حق العباد نہ ہو اور جو محل عقوبت و سزا نہ ہو۔ مثلاً روزہ، نماز

(۲) خالص حق العباد: جس میں الزام محض ہو۔

(۳) خالص حق العباد بلا الزام

(۴) حق العباد جس میں من وجہ الزام ہو۔

فصل عزیمت و رخصت

عزیمہ: اصل حکم جو شارع سے ثابت ہو۔ اس کے اقسام چار ہیں۔

(۱) فریضہ: جس کا وجوب دلیل سے بغیر شبہ کے ثابت ہو۔

(۲) واجب: جس کا وجوب دلیل سے ثابت ہو، مگر اس میں شبہ ہو۔

(۳) سنت: طریقہ جو دین میں مسلوک ہو۔

(۴) نفل: زوائد شرعیہ

رخصت: وہ حکم جو بندوں کے عزرات پہ مبنی ہو۔ اس کے دو قسم ہیں

(۱) حقیقی: حرمت کے باوجود مباح ہو مثلاً مخمصہ کے وقت مال غیر کھانا۔

(۲) مجازی: حرمت قائم نہ ہو مثلاً بیع سلم

فصل تقلید

تقلید لغتاً گلے میں رسی یا کوئی اور چیز بطور ہار کے ڈالنا۔

اصطلاحاً: بلا دلیل اعتقاد کی وجہ سے دوسرے کی پیروی کرنا۔

اقسام تقلید کئی ہیں:

(۱) واجب: انبیاء علیہم السلام کی تقلید

(۲) جائز: فروعات میں علماء دین کی تقلید

(۳) حرام: آباء واجداد کی کفر و بدعت میں تقلید۔

بحث ثالث

اجماع امت

فصل

امت محمدیہ کا اجماع حجت شرعی ہے۔اس کے اقسام چار ہیں۔

(۱) اجماع صحابہ کرام کسی مسئلہ یا حادثہ میں زبان سے کہکر۔

(۲) اجماع صحابہ کرام کسی مسئلہ یا حادثہ میں اس طرح کہ بعض زبان سے کہیں یا فتویٰ دیں، یا عمل کریں، اور بعض خاموش رہیں رد نہ کریں۔

(۳) اجماع ان کا جو صحابہ کے بعد ہیں یعنی تابعین و تبع التابعین۔

(۴) اجماع سلف کے اقوال میں کسی قول پر۔

اجماع معتبر: اہل الرائے اور مجتہدین کا اجماع

اجماع نامعتبر: اجماع متکلمین ومحدثین، جو اصول فقہ میں بصیرت نہ رکھتے ہوں۔

اقسام اجماع دو ہیں۔

(۱) **مرکب:** جس مین بہت سے رائیں کسی حادثہ کے حکم میں جمع ہو جائیں مگر علت حکم میں اختلاف پایا جائے۔

(۲) **غیر مرکب:** جس میں اجماع آراء ہو اور علت میں ختلاف نہ ہو۔

فصل اجماع عدم القائل بالفصل

اسکے اقسام دو ہیں۔

(۱) جس میں منشاء خلاف فصلیں میں ایک ہو۔ یہ حجت ہے۔

(۲) جس میں منشاء خلاف مختلف ہو۔ یہ حجت نہیں ہے۔

فصل

مجتہد پر واجب ہے کہ جو حادثہ پیش آئے، پہلے کتاب اللہ سے حکم طلب کرے، پھر حدیث میں تلاش کرے۔

بحث رابع

قیاس

تمہید

استنباط قیاس: قران، حدیث، اجماع امت سے ہے۔

تفسیر قیاس: شرط، رکن، حکم، دفع ہیں۔

حجۃ قیاس کے لئے امور ضروری

(۱) نص معلوم ہو

(۲) دلیل مستقل ہو

(۳) دلیل ممیز ہو۔

قائدہ کلیہ: اصل اس علت کے ساتھ معلول ہو جو فرع میں پائی جائے۔

اطراد: دوران حکم کا وصف کے ساتھ

استصحاب: جو چیز پہلے جس حالت پر تھی، اس حالت پر باقی رکھنا۔

وضع قیاس: اصل سے فرع کی طرف حکم کے تعدیہ کے واسطے ہے۔

امور ضروری قیاس:

(۱) اصل (۲) فرع (۳) وصف (۴) نسبت

اجتہاد درائے: فیصلہ بارائے۔

قائدہ اجتہاد: روحانی نمو۔ اخلاقی نشوونما۔ دماغی شائستگی۔

فصل اول

قیاس: کسی چیز کو دوسری چیز کے ساتھ اس طرح اندازہ کرنا کہ دونوں کے وصف اور حکم میں اشتراک رہے۔ مثلاً نشہ کی وجہ سے شراب حرام ہے، تو جس قدر نشہ لانے والی چیزیں ہونگی سب حرام ہوں گی۔

فصل دوم

ارکان قیاس

ارکان قیاس چار ہیں۔

(۱) اصل مقیس علیہ (۲) فرع مقیس

(۳) علۃ معنی مشترک (۴) حکم مقصود (قیاس)

عمل بر قیاس: اس وقت ہے جب کی بصورت حادثہ کوئی دلیل قرآن، سنت، اجماع سے نہ ملے۔

فصل سوم

شرائط قیاس

شرائط قیاس پانچ ہیں

(۱) بمقابلۂ نص نہ ہو

(۲) متضمن تغیر احکام نص نہ ہو

(۳) فرع اور اصل میں جو علت مشترک ہے، وہ ایسی نہ ہو کہ سمجھ میں نہ آئے۔

(۴) تعلیل حکم شرعی کے لئے ہو، امر لغوی کے لئے نہ ہو۔ یعنی ایک جملہ لغوی معنی کو خیال کر کے دوسرے جملہ سے لغوی معنی جاری وخیال کئے جائیں۔

(۵) فرع منصوص علیہ نہ ہو۔

فصل چھارم

قیاس شرعی: ترتیب دینا حکم کا، فرع میں، جس سے وہی معنی پیدا ہو جو اصل میں ہے۔

ماخذ علۃ: قرآن شریف، سنت، اجماع، اجتہاد واستنباط

انتباہ: تعدیہ حکم مین اس بات کا خیال ضرور ہے کہ جو حکم فرع میں لگایا جائے، وہ اس حکم کی نوع یا جنس سے ہو جو کہ اصل میں موجود ہے۔

اقسام علۃ: (۱) لازمی (۲) عارضی (۳) خفی (۴) جلی

(۱) وصف لازم: جو اصل سے منفک نہیں ہوتا۔

(۲) وصف عارضی: جس کا انفکاک اصل سے ممکن ہے۔

(۳) وصف جلی: جو نص میں صریحاً مذکور ہو۔ یعنی جس کو ہر شخص سمجھتا ہے۔

(۴) وصف خفی: جس کو بعض لوگ بوجہ اجتہاد سمجھتے ہو اور بعض نہ سمجھتے ہوں۔

علۃ طردیہ: وہ علل کہ ان کے تاثیر نص اور اجماع سے ثابت نہیں لیکن عقل سے مستنبط ہوتے ہیں۔

علۃ مؤثرہ: ترویہ کی ضد۔

فصل پنجم[۱]

دفع

قیاس پر سوالات آٹھ ہیں

(۱) ممانعت	(۲) قول بموجب علت	
(۳) قلب	(۴) عکس	(۵) فساد وضع
(۶) فرق	(۷) نقض	(۸) معارضہ

ممانعت: سائل کا کل مقدمات دلیل معلل کو تعین اور تفصیل کے ساتھ قبول۔۔۔۔ جیسے نصاب تلف ہونے پر بھی دین کی طرح زکوٰۃ واجب ہوگی۔ ہم کہیں گے کہ ہم نہیں تسلیم کرتے کی زکوٰۃ واجب ہے، بلکہ اس کا اداء کرنا واجب ہے۔ اس کے اقسام چار

ہیں۔(۱)فی نفس الوصف (۲)فی صلاحیۃ الوصف (۳)فی نفس الحکم (۴)فی نسبت الحکم

فی نفس الوصف: خصم یہ کہے کہ تم جس وصف کو علت کہتے ہو ہم نہیں مانتے بلکہ علت دوسری چیز ہے۔

فی صلاحیۃ الوصف: خصم یہ کہے کہ ہم نہیں مانتے کہ وصف جو تم لگاتے ہو حکم کے واسطے صالح ہے۔

فی نفس الحکم: خصم حکم کو نا مانے بلکہ یہ کہے کی حکم دوسری شئے ہے۔

فی نسبۃ الحکم: خصم یہ کہے کی حکم اس وصف کی طرف منسوب نہیں ہے جس کی طرف تم منسوب کرتے ہو، بلکہ دوسرے وصف کی طرف منسوب ہے۔

قول بموجب علۃ: وصف کو علت ماننا مگر معلل کے معلول کو نہ ماننا جس کا وہ دعویٰ کرتا ہے، جیسے رمضان کے روزے فرض ہیں پس قضا روزوں کی طرح بغیر معین کرنے کے جائز نہ ہوں گے۔ہم کہتے ہیں کہ بیشک فرض بغیر تعین کے جائز نہیں، مگر رمضان میں من جانب شرع خود تعین ہو چکا ہے۔

قلب: لغتاً کسی شئے کی ہیبت کا ایسا تغیر جو پہلی ہیبت کے خلاف ہو۔اصطلاحاً پہلی ہیبت کے خلاف علت کی ہیبت کو بدلنا۔اس کے احکام دو ہیں۔

(۱)معلل نے جو علت حکم کے واسطے قرار دی ہے اس کو معترض معلول قرار دے، واسطے اس حکم کے۔

(۲)معلل نے جس وصف کو علت قرار دیا ہے واسطے کسی حکم کے معترض اس وصف کو علت قرار دے۔واسطے ضد اس حکم کے، جیسے رمضان کے روزے فرض ہیں، پس قضاء روزوں کی طرح تعین مشروت ہوگی۔ہم کہیں گے کہ جب روزے فرض ہوئے تو اس کے دن بھی معین ہوئے، پس قضاء کی طرح تعین مشروط نہ ہوگی۔

عکس: لغتاً کسی شئے کو اس کی پہلی حالت کی طرف رد کرنا۔اصطلاحاً تمسک کرے سائل معلل کے اصل پر اس طرح پر کی معلل مضطر ہو جائے، فرق کرنے میں درمیان اصل اور فرع کے۔جیسے زیور استعمال کے لئے ہے، پس لباس کی طرح اس کی زکوٰۃ واجب نہیں، ہم کہیں گے کہ اگر زیور لباس کی طرح ہوتا تو مردوں کے زیور میں بھی زکوٰۃ

نہ آتی حالانکہ ایسا نہیں ہے۔

نقض: وجود علت کا ساتھ تخلف حکم کے۔ جیسے وضوء طہارت ہے اس لئے تیمم کی طرح اس میں نیت شرط ہے، ہم کہیں کہ کپڑے برتن دھونا طہارت ہے لیکن نیت شرط نہیں۔

معارضہ: معلل کا کسی حکم کو کسی دلیل سے ثابت کرنا اور معترض کا اسی حکم کو دوسری دلیل سے نفی کرنا۔ جیسے سر کا مسح رکن وضوء ہے، پس تین دفعہ مسنون ہے جس طرح دھونا تین تین دفعہ ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ بلاشبہ سر کا مسح رکن ہے لیکن تین دفعہ مسنون نہیں، جس طرح موزہ کا مسح اور تیمم تین دفعہ مسنون نہیں۔

فرق: بغیر مناسبت اور مشارکت کے ایک چیز کو دوسری چیز پر قیاس کرنا۔ جیسے راہن عبد مرہون کو آزاد کر دے تو اس کا نفاذ نہ ہوگا، جس طرح مرہون کی بیع نافذ نہیں ہوتی۔ ہم کہیں کہ قیاس صحیح نہیں ہے کیونکہ بیع میں فسخ کا احتمال ہے، اعتاق میں نہیں۔

فساد وضع: علت کو ایسا وصف ماننا جو حکم کے لائق نہ ہو جیسے احد الزوجین کا اسلام موجب زوال ملک نکاح ہے جس طرح کہ احد الزوجین کا ارتداد۔ ہم کہتے ہیں کہ اسلام موجب زوال ملک نہیں بلکہ اسلام دوسرے پر پیش کیا جائے گا، اگر وہ بھی مسلمان ہو جائے تو نکاح باقی رہے گا ورنہ تفریق کرائی جائے گی۔

فصل ششم موانع حکم

موانع حکم پانچ ہیں:

(۱) مانع انعقاء وعلتہ (۲) مانع تمام علت

(۳) مانع ابتداء حکم (۴) مانع تمام حکم (۵) مانع لزوم حکم

(۱) مانع انعقاء وعلتہ مثلاً آزاد شخص، خون وغیرہ کی بیع

(۲) مانع تمام علت مثلاً بیع ملک وغیرہ

(۳) مانع ابتداء حکم مثلاً خیار شرط

(۴) مانع تمام حکم مثلاً خیار رویت

(۵) مانع لزوم حکم مثلاً خیار عیب

فصل ہفتم

متعلقات احکام: وہ شئے جس کے ساتھ احکام تعلق رکھتے ہیں،

چار ہیں۔(۱) سبب (۲) علت (۳) شرط (۴) علامت

سبب: جو چیز دوسری چیز کے حاصل ہونے کا وسیلہ ہو۔اس کے چار اقسام ہیں۔

علت: جس کے طرف وجوب حکم بلا واسطہ اضافہ کیا جائے۔اس کے سات اقسام ہیں۔

شرط: جو حکم کے واسطے موقوف علیہ ہو یعنی بدون اس کے شئے موجود نہ ہو۔اس کے پانچ اقسام ہیں۔

علامت: وہ شئے جس کے ساتھ وجود شئے کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔

احکام الشرع چار ہیں:

(۱) حقوق اللہ تعالیٰ خالصۃً مثلاً عبادات

(۲) حقوق العباد خالصۃً مثلاً معاملات

(۳) حقوق مجتمع مگر حق اللہ غالب مثلاً حد قذف

(۴) حقوق مجتمع مگر حق العباد غالب مثلاً قصاص

اقسام حقوق اللہ آٹھ ہیں:

انواع عبادات تین ہیں: (۱) اصول (۲) لواحق (۳) زوائد

فصل ہشم۔ اہلیۃ

وجوب: اداء شئے جو کسی شخص پر واجب ہو۔

اہلیۃ: لیاقت کو کہتے ہیں۔اس کے اقسام دو ہیں (۱) وجوب جو ذمہ داری سے متعلق ہے (۲) اداء جو ابدان سے متعلق ہے۔اداء کے دو قسم ہیں۔(A) قاصر (B) کامل

فصل نہم

امور معترضہ علی الاہلیۃ

اقسام امور معترضہ دو ہیں۔(۱) سماوی (۲) مکتسبہ

سماوی کی اقسام۔

صغر، جنون، عتہ، نسیاں، نوم، اغماء، رق، مرض، حیض، نفاس، موت

مکتسبہ: جہل، سفہ، سکر، ہزل، خطاء سفر۔ اکراہ۔ اقسام جہل کئی ہیں۔

اقسام سکر: دو ہیں

(۱) مباح۔ افیون، بھنگ وغیرہ

(۲) حرام۔ شراب وغیرہ

تمت بفضل اللہ

۲۲ جون ۲۰۱۴ء۔ ۷:۳۰ صبح